سوال

ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں، اور اپنے والد کے ساتھ جھگڑے بیوی کو تیسری طلاق دے دی، اور بعد میں دعوی کرنے لگا کہ وہ شدید غصہ کی حالت میں تھا اور اسے نہیں معلوم کہ وہ کس طرح طلاق دینے میں جلد بازی کر گیا برائے مہربانی بتائیں کہ اس طلاق کا حکم کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

جس طلاق کے بعد خاوند اپنی بیوی سے رجوع کر کے اسے دوبارہ اپنی عصمت میں لاسکتا ہے وہ دو طلاقیں ہیں یعنی دو بار طلاق دے کر تو وہ رجوع کر سکتا ہے، لیکن تیسری طلاق دے دے تو وہ عورت اس کے لیے اجنبی بن جاتی ہے، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی اور شخص سے نکاح رغبت نہ کر لے، اور دخول کرنے کے بعد اپنی مرضی سے اسے چھوڑ دے یا پھر فوت ہو جائے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

یہ طلاقیں (رجوع ولی) دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی کے ساتھ روکنا ہے، یا پھر عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ تعالی کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں خبردار ان سے تجاوز مت کرو، اور جو کوئی بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کریگا وہ ہی ظالم ہے البقرۃ (229).

پھر اگر اس کو (تیسری) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ عورت اس کے علاوہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لیے بیان فرما رہا ہے البقرۃ (230).

طلاق واقع ہونے کے لیے شرط نہیں کہ بیوی اپنے خاوند سے طلاق کے الفاظ سنے، یا پھر اسے علم ہو، چنانچہ جب خاوند اپنی بیوی کو الفاظ بول کر یا کلمات میں لکھ کر بیوی کی موجودگی میں یا اس کی غیر حاضری میں طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائیگی

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق کے کئی ایک حالات ہیں :

اگر تو غصہ قلیل سا ہو کہ وہ آدمی کے ارادہ و مقصد اور اختیار پر اثر انداز نہ ہوتا ہو تو طلاق صحیح ہے اور واقع ہو جائیگی

اور اگر غصہ اتنا شدید ہو کہ آدمی کو پتہ ہی نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کیا کر رہا ہے اور اسے محسوس ہی نہ ہو تو اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ یہ مجنون و پاگل کی طرح ہے جس کا مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا

ان دونوں حالتوں کے حکم میں علماء کے ہاں کوئی اختلاف نہیں، لیکن ایک تیسری حالت باقی ہے وہ یہ کہ غصہ اتنا شدید ہو کہ وہ ارادہ و اختیار پر اثر انداز ہوتا ہو اور اسے ایسی کلام کرنے

پر مجبور کردے جو وہ نہیں چاہتا جیسا کہ اس سے وہ بات کہلوائی جا رہی، پھر غصہ زائل ہونے کے بعد فوراوہ اس پر نادم ہو، لیکن یہ غصہ اتنا شدید نہ ہو کہ وہ ہوش و حواس ہی کھو بیٹھے اور اسے ادراک ہی نہ رہے، اور اپنے افعال واقوال پر کنٹرول نہ ہو، تو غصہ کی اس قسم کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (22034) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

70342